



# فکّی کمیٹی 9 سالانہ جنرل میٹنگ کے افتتاحی اجلاس سے وزیر اعظم کا خطاب

Posted On: 13 DEC 2017 8:00PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 13 دسمبر - فکّی کے صدر کے جناب پکنج آر۔ پٹیل جی، مستقبل کے صدر جناب رمیش سی شا۔ جی، سیکرٹری جنرل ڈاکٹر سنجے بارو جی، اور ی۔ ان موجود تمام معزز شخصیات۔

وزیر اعظم نے جناب نریندر مودی نے کہا کہ آج سب اپنے سال بھر کے کام کاج کا حساب کتاب لے کر بیٹھے ہیں۔ اس سال فکّی کے 90 سال بھی مکمل ہو گئے ہیں۔ کسی بھی ادارے کے لیے یہ بہت فخر کی بات ہے۔ آپ سبھی کو میری طرف سے بہت بہت مبارکباد۔

ساتھیو! 1927 کے آس پاس کا وقت تھا جب سائنس کمیشن قائم کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف جس طرح باقی صنعتی دنیا میں احتجاج ہوا۔ اپنے آپ میں ایک تاریخی اور ترغیبی واقعہ تھا۔ اپنے مفاد سے اوپر اٹھ کر صنعتی دنیا نے سائنس کمیشن کے قیام کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ جس سے اس وقت بھارتی سماج کا رخصہ ملک کے مفاد کے لیے آگے آیا، ویسے ہی بھارتی صنعت کاروں نے بھی اپنی تمام طاقت ملک کی تعمیر میں لگادی۔

بھائیو اور ب۔ نو! جیسے 1940 سال پہلے عام آدمی اپنی روزمرہ کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ملک کی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے لیے آگے آیا تھا ویسا ہی دور اب پھر شروع ہوا ہے۔ اس وقت ملک کے لوگوں کی امیدیں اور خواہشات جس سطح پر ہیں اسے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ لوگ ملک کی ان اندرونی برائیوں سے، بدعنوانی سے، کالا دھن سے پریشان ہو چکے ہیں، ان سے چھٹکارا چاہتے ہیں۔

اس لیے آج ہر ادارہ چاہے وہ کوئی سیاسی دل ہو، یا پھر فکّی جیسی صنعتی تنظیم، اس کے لیے یہ منہن کا وقت ہے کہ وہ ملک کی ضروریات اور ملک کے لوگوں کے جذبات کو سمجھتے ہوئے اپنی آئندہ کی حکمت عملی طے کریں۔

ساتھیو، آزادی کے بعد کے سالوں میں ملک میں بہت کچھ ہوا ہے، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ان سالوں میں ہمارے سامنے کئی چیلنجز بھی آئے ہیں۔ آزادی کے بعد کے 70 سالوں میں ہمارے لیے ان ایک ایسا نظام بنا جس میں کہیں نہ کوئی نہ کوئی غریب میٹھ۔ اس نظام سے لڑ رہا تھا۔ بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لیے اسے جدوجہد کرنا پڑ رہا تھا۔ اس غریب کو بینک اکاؤنٹ کھلوانا ہے تو سسٹم اڑے آجاتا تھا، اسے گیس کنکشن چاہئے تو دس جگہ چکر لگانا پڑتا تھا، اپنی پینشن پانے کے لیے، اسکالر شپ پانے کے لیے یہ ان کو ان کمیشن دینا پڑتا تھا۔

سسٹم کے ساتھ اس لڑائی کو بند کرنے کا کام میری سرکار کر رہی ہے۔ ہم ایک ایسے نظام کی تعمیر کر رہے ہیں جو نہ صرف ٹرانسپیرنٹ ہو بلکہ حساس بھی ہو۔ ایک ایسا نظام جو لوگوں کی ضروریات کو سمجھے۔

میں نے جب ہم نے جن دھن یوجنا کی شروعات کی تو اسے اتنا شاندار ریسپونس ملا۔ آپ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ جب یہ اسکیم شروع ہوئی تو ہم نے دف طے نہ کیا تھا کہ کتنے غریبوں کے بینک اکاؤنٹ کھولنے میں۔ کیونکہ سرکار کے پاس ایسا کوئی ڈیٹا نہ تھا، ایسی کوئی جانکاری تھی نہ۔ یہ

میں بس یہ احساس تھا کہ غریب کو بینک کے دروازے سے لوثا دیا جاتا ہے، کبھی ڈانٹ کر، کبھی تمام کاغذوں کا بے انہناکر آج جب میں دیکھتا ہوں کہ جن دھن یوجنا کے ذریعے کروڑوں سے زیادہ غریبوں نے اپنے بینک کھاتے کھلوائے ہیں، تو لگتا ہے کہ غریبوں کی کتنی بڑی ضرورت پوری ہوئی ہے۔ ایک مطالعے میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ دیہی علاقے میں جہاں اس سے کھاتے زیادہ کھلے ہیں، وہاں افراط زر کی شرح میں کمی آئی ہے۔ یعنی غریبوں کی زندگی میں کتنا بڑا بدلاؤ اس ایک اسکیم سے آیا ہے۔

بھائیو اور ب۔ نو، ہماری سرکار نے لوگوں کے مسائل، ان کی ضروریات کو دھیان میں رکھتے ہوئے اپنی یونٹائین بنائی ہیں۔ لوگوں کی زندگی آسان بنے، ایئر آف لونگ بڑھے، اس وزن کو ترجیح دی گئی ہے۔

غریب خواتین کو گیس کے دھوئیں سے آزادی ملے، اس لیے اجولہ یوجنا شروع کی تھی۔ ہم نے تین کروڑ سے زیادہ خواتین کو مفت گیس کنکشن دیئے ہیں۔ اب ایک اور مطالعے میں سامنے آیا ہے کہ اس یوجنا کے بعد دیہی علاقوں میں فیول انفلیشن میں بھی کمی آئی ہے۔ یعنی غریب کو ایندھن کے لیے اب کم پیسے خرچ کرنے پڑ رہے ہیں۔

ہم غریب کی ایک ایک ضرورت، ایک ایک مسئلے کو پکڑ کر اسے سلجھانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ غریب خواتین کو لگاتار شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، ان کی صحت اور تحفظ پر اثر نہ ہو، اس لیے سوچہ بھارت مشن کے تحت پانچ کروڑ سے زیادہ بیت الخلائیں کھلیں گے۔

غریبوں کے رہنے کے لیے پکے گھر مل سکیں، وہ جتنا کرایہ پر خرچ کرتے ہیں، لگ بھگ اتنے میں یہ ان کے پاس اپنا گھر ہو جائے، اس لیے پردھان منتری آواس یوجنا شروع کی گئی ہے۔

وگیاں بھون کی ان چمچماتی ہوئی لائٹوں، اتنی سجاوٹ، یہ جو پورا ماحول ہے، اس سے بہت الگ دنیا آپ کو ملک کے دور دراز علاقوں، ملک کے دیہاتوں میں ملے گی۔ میں غریب کی اسی دنیا سے نکل کر آپ کے بیچ آیا ہوا ہوں۔ محدود وسائل، محدود پڑھائی لیکن سب سے بہت لامحدود۔ اسی دنیا میں یہ بھی سکھایا ہے کہ ملک کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے، غریبوں کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے کام کرو، فیصلے لو، انہیں نافذ کرو۔

جیسے مدرا یوجنا نوجوانوں کو پورا کر رہی ہے، یہ ضرورت ہے بینک گارنٹی۔ کوئی بھی نوجوان اپنے دم پر جیسے ہی کچھ کرنا چاہے، اس کے سامنے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ پیسے کہاں سے آئیں گے۔ مدرا یوجنا کے تحت یہ گارنٹی سرکار دے رہی ہے۔ گذشتہ تین سالوں میں تقریباً پونے دس کروڑ لوگوں نے منظور کیے ہیں، بنا بینک گارنٹی نوجوانوں کو چار لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ دیئے گئے ہیں۔ نوجوانوں کی بہت بڑی ضرورت کے ساتھ سرکار کھڑی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ملک کو پچھلے تین سالوں میں تقریباً تین کروڑ نئے صنعتکار ملے ہیں۔

یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے مدرا یوجنا کے تحت پہلی بار بینک سے لون لیا ہے۔ ان تین کروڑ لوگوں نے ملک کی چھوٹی صنعتی سیکٹر، یا ایم ایس این ای سیکٹر کا دائرہ اور بڑھایا ہے، اس سے مضبوط کیا ہے۔

سرکار، سرکاری اسٹارٹ اپ کو بھی بڑھاوا دے رہی ہے۔ اسٹارٹ اپ کی سب سے بڑی ضرورت ہے رسک کیپٹل۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے سرکار نے سبسڈی کے تحت ایک فنڈ آف فنڈ بنایا ہے۔ اس قدم کے بعد سبسڈی کے ذریعے کی گئی سرمایہ کاری کو دیگر سرمایہ کاروں کے تعاون سے، چار سے ساڑھے چار گنا زیادہ لیوریج دیا گیا۔ اسے اسٹارٹ اپ کو جن کے پاس نئے آئیڈیاز ہیں، انہیں ہونجی ملنے میں مدد مل رہی ہے۔

بھائیو اور ب۔ نو، اسٹارٹ اپ کے ایکو سسٹم میں متبادل سرمایہ فنڈز کے ذریعے کی گئی سرمایہ کاری اہم ہے۔ گذشتہ تین سالوں میں سرکار کے ذریعے کی گئی پالیسی فیصلوں، سبب ایسے سرمایے میں کافی زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ سرکار ملک کے نوجوانوں کی ضرورتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے فیصلے لے رہی ہے، اسکیمیں بنا رہی ہے۔ اس کا بالکل کنٹراسٹ آپ کو گذشتہ سرکار میں دیکھنے کو ملے گا۔ اس دوران کچھ بڑے صنعتکاروں کو لاکھوں کروڑ کے لون دیئے گئے۔ بینکوں کو دباؤ ڈال کر پیسے دلوا دیا گیا۔

ساتھیو! فکّی کا اپنے بارے میں کہنا ہے۔ انڈسٹریز وائس فار پالیسی چیئرمین۔ آپ انڈسٹری کی وائس سرکار تک پہنچاتے ہیں۔ آپ کے سروے آتے رہتے ہیں۔ سیمینار چلتے رہتے ہیں۔ مجھے جانکاری نہیں ہے کہ پہلے کی سرکار کی پالیسیوں نے جس طرح بینکنگ شعبے کا برا حال کیا اس پر فکّی نے کوئی سروے کیا ہے یا نہیں؟ آج کل نان پرفارمنگ ایسٹ، این پی اے۔ این پی اے کا جو شور مچ رہا ہے، وہ پہلے کی سرکار میں بیٹھے ماحول معاشیات کی اس سرکار کو دی گئی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

میری دلچسپی بھی یہی ہے کہ جب سرکار میں بیٹھ کچھ لوگوں کے ذریعے بینکوں پر دباؤ ڈال کر کچھ خصوصی صنعتکاروں کو لون دلوا جا رہا تھا، تب فکّی جیسے ادارے کیا کر رہے تھے۔ پہلے ہی سرکار میں بیٹھے لوگ جانتے تھے، صنعتی دنیا بھی جانتی تھی بازار سے جڑے ادارے بھی جانتے تھے کہ یہ غلط ہو رہا ہے۔

یہ یوں اے سرکار کا سب سے بڑا گھوٹالہ تھا۔ کامن ویلتھ، جی، کوئلہ، ان سبھی کے ہیں زیادہ بڑا گھوٹالہ۔ یہ ایک طرح سے سرکار میں بیٹھے لوگوں کے ذریعے صنعت کاروں کے توسط سے عوام کی گاڑھی کمائی کی لوٹ تھی۔ کیا ایک بار بھی کسی سروے میں، کسی مطالعے میں اس طرف اشارہ کیا گیا۔ جو لوگ چپ رہ کر سب کچھ دیکھتے رہے، کیا انہیں جانگے کی کوشش کسی ادارے کی ذریعے کی گئی؟

ساتھیو، بینکنگ نظام کی اس خراب حالت کو ٹھیک کرنے کے لیے، بینکنگ نظام کو ٹھیک کرنے کے لیے سرکار لگاتار قدم اٹھا رہی ہے۔ بینکوں کا مفاد محفوظ ہوگا، گراہکوں کا مفاد محفوظ ہوگا۔

ایسے میں فکّی جیسے اداروں کا بڑا رول ہے۔ صحیح جانکاری کے ساتھ صنعتی دنیا اور لوگوں کو بیدار کرنے کی بھی ہے۔ اب جیسے گزشتہ کچھ دنوں سے مالی ریزولیشن اینڈ ڈپازٹ انشورنس بل، ایف آر آئی کو لے کر افواہیں پھیلانی جارہی ہے۔

سرکار گرا۔ کون کے مفاد کو محفوظ بنانے کے لیے، بینکوں میں جمع ان کی رقم کو محفوظ رکھنے کے لیے کام کر رہی ہے، لیکن خبریں اس کے بالکل برعکس چلائی جارہی ہیں۔ صنعتی دنیا کو اور عام شہریوں کو بہرم میں ڈالنے والی ایسی کوششوں کو ناکام کرنے میں فکی جیسے ادارے کا بھی تعاون بہت ضروری ہے۔

آواز) صنعت کی آواز اور عوام کی آواز کے ساتھ تال میل کیسے قائم کریں گے۔ یہی آپ کو سوچنا۔ وگا۔ یہ تال میل کیوں لازم ہے، اس کی ایک اور مثال دوں گا۔)Oilآپ گورنمنٹ کی

ساتھیوں،۔ دوستانی صنعت کی پرانی مانگ تھی کہ اسے جی ایس ٹی چاہیے، جی ایس ٹی چاہیے اب جب جی ایس ٹی لاگو۔ و چکا ہے تو اسے بائیر بنانے کے لیے آپ کا ادارہ کیا رول نبھارایا ہے؟ جو لوگ سوشل میڈیا پر ہیں، انہوں نے دھیان دیا۔ وگا کہ بہت دنوں تک لوگ ریسٹورنٹ کے بل پوسٹ کر رہے تھے کہ ٹیکس بھلے کم۔ وگیا، لیکن کچھ ریسٹورنٹ والوں نے بنیادی لاگت بڑھا کر پھر حساب برابر کردیا۔ یعنی گرا۔ ک تک وہ فائدہ نہ تھا۔ یں جو بہت چٹا چاہتے تھے۔

ایسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے سرکار اپنی طرف سے کوشش کر رہی ہے، لیکن کیا فکی کی طرف سے لوگوں میں، تاجروں میں کسی طرح کی بیداری لانے کی کوشش ہوئی۔

بھائیو اور بہنوں، جی ایس ٹی جیسے نظام راتوں رات نہ بن کھڑے۔ وتے اور۔ م تو پچھلے 70 سال کے بنائے۔ وئے نظام کو بدل رہے ہیں۔۔ مارا یہی نشانہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ تاجر اس نظام سے جڑیں۔

چاہے لاکھ روپے۔ مینے کا ترن اوور۔ ویا دس لاکھ کا، چھوٹے سے چھوٹے تاجر کو۔ م فارمل سسٹم میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لیے نہ ہیں کہ سرکار کو پیسے۔ کمانا ہے، ٹیکس وصول کرنا ہے۔ سرکار یہ سب اس لیے کر رہی ہے، کیونکہ نظام جتنا فارمل۔ وگا، جتنا شفاف۔ وگا اتنا ہی غریبوں کو فائدہ۔ وگا۔ اس کے علاوہ فارمل سسٹم کی وجہ سے انہیں آسانی سے بینکوں سے قرض ملے گا۔ خام مال کی خوبی بڑھے گی اور لاجسٹک کی لاگت بھی گھٹے گی۔ یعنی عالمی کاروبار میں چھوٹے صنعت کار بھی زیادہ مقابلہ جاتی۔ وں گے۔ مجھے امید ہے کہ فکی نہ بڑے پیمانے پر چھوٹے تاجروں کی رہنمائی کے لیے کوئی اسکیم ضرور بنا رکھی۔ وگی۔

بھائیو اور بہنو! مجھے بتایا گیا ہے کہ فکی کے ایم ایس ایم ای ورٹیکل کی تشکیل 2013میں کی گئی تھی سلامتی کے اس ادارے میں ایم ایس ایم ای ورٹیکل صرف چار سال پہلے بنی۔ میں کچھ اور تبصرہ۔ تو نہ ہیں کروں گا مگر اتنا ضرور چاہوں گا کہ آپ کا یہ ورٹیکل کرنسی اسکیم، اسٹارٹ آپ انڈیا، اسٹیٹڈ آپ انڈیا جیسی اسکیموں کی تشہیر بڑھانے میں اور مدد کریں۔ اتنا تجربہ کار ادارہ اب۔ ماری چھوٹی صنعتوں کی۔ یئڈ۔ ولڈنگ کرے گی، تو وہ بھی اور زیادہ اور جوش کے ساتھ کام کرے گی۔

رکار نے گورنمنٹ ای۔مارکیٹ پلیس۔یعنی جی ای ایم نام سے جو نظام کھڑا کیا ہے اس سے بھی ملک کے چھوٹے صنعت کاروں کو جوڑنے میں آپ کو اپنی کوشش بڑھانی۔ وگی۔ جی ای ایم کے توسط سے اب چھوٹے چھوٹے مینوفیکچرر بھی اپنا سامان سرکار فروخت کرسکتے ہیں۔

میری آپ سے ایک توقع یہ ہے کہ ایم ایس ایم ای کا جو پیس۔ بڑی کمپنیوں پر بقایہ رہتا ہے، اس کی ادائیگی وقت پر۔ و جائے، اس کیلئے بھی کچھ کیجئے۔ قاعدہ ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ چھوٹے صنعت کاروں کا پیس۔ زیادہ تر بڑی کمپنیوں کے پاس اٹکا رہتا ہے۔ تین۔ مینے، چار۔ مینے بعد انہیں پیمنٹ ملتا ہے۔ کاروباری رشتے نہ بگڑ جائیں اس لئے چھوٹا صنعت کار اپنے پیسے مانگنے میں بھی۔ چکچٹا ہے۔ اس کی اس تشویش کو، اس مسئلے کو دور کرنے کیلئے بھی آپ کی طرف سے کوشش کی جانی چاہئے۔

ساتھیوں ایسی بہت سی وجوہات ہیں، جن کے باعث مارا ملک پچھلی صدی میں صنعتی انقلاب کا پوری طرح فائدہ نہ لیا تھا۔ یا۔ آج بہت سی وجوہات ہیں، جن کے سبب بھارت نئے انقلاب کا آغاز کر سکتا ہے۔

یہ سرکار ملک کی ضرورتوں کو سمجھتے۔ وئے نئی پالیسیاں بنا رہی ہے۔ پرانے قانون ختم کر رہی ہے، نئے قانون بنا رہی ہے۔

ابھی حال ہی میں۔ م نے بانس کو لے کر بھی ایک۔ م فیصلہ کیا ہے۔ بانس پیڑ ہے یا نہ ہیں، اسے لے کر۔ مارے۔ ان دو الگ الگ قانون تھے، اب سرکار نے طے کر دیا ہے کہ جنگلوں سے باہر جو بانس اگتا ہے، اسے پیڑ نہ ہیں مانا جائے گا۔ اس فیصلے سے ان لاکھوں چھوٹے صنعت کاروں کا فائدہ۔ وگا، جو بانس پر مبنی صنعت سے منسلک ہیں۔

ساتھیوں مجھے بتایا گیا ہے کہ فکی کے ارکان میں سب سے زیادہ لوگ مینوفیکچرنگ کمپنیوں سے جڑے ہیں۔ انجینئرنگ سامان، بنیادی ڈھانچہ۔ رنل اسٹیٹ تعمیری سامان جیسی کمپنیاں فکی کا ایک چوتھائی حصہ۔ ہیں۔ بھائیو اور بہنو پھر کیوں ایسا۔ واکہ بلڈروں کی منمانی کی خبر پہلے ہی سرکار تک نہ پہنچے۔ متوسط طبقہ پس رہا تھا، زندگی بھر کی کمائی بلڈر کو دینے کے بعد بھی اسے گھر نہ بن مل رہے تھے اور پھر بھی کچھ ٹھوس قدم نہ لیا تھا۔ آج رہے تھے، کیوں؟ آر ای آر آج جیسے قانون ہے۔ و بھی تو بنائے جا سکتے تھے، لیکن نہ ہیں۔ مے۔ متوسط طبقے کی اس پریشانی کو اس سرکار نے۔ ی سمجھا اور قانون بنا کر بلڈروں کی منمانی پر روک لگائی۔

بھائیو اور بہنو۔ م نے۔ ی اس بات کو سمجھا کہ مارچ میں بجٹ پیش ہونے پر اسکیموں کو سال بھر کام کرنے کا موقع نہ مل پاتا۔ مانسون کی وجہ سے تین چار۔ مینے برباد۔ و جاتے۔ ہیں۔ اس لئے اس سال بجٹ کا وقت ایک۔ مینے پہلے کر دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ واکہ اس سال محکموں کو معینہ وقت پر پیسے ملاورمنصوبوں پر کام کرنے کیلئے پورا ایک برس ملا۔

ساتھیو اس سرکار نے یورپا کو لے کر نئی پالیسی تیار کی، ٹیکسٹائل کے شعبے کو لے کر نئی پالیسی تیار کی۔ و ابازار کے شعبے کیلئے پالیسی تیار کی، ٹرانسپورٹ شعبے کے انٹیگریشن کو لے کر پالیسی تیار کی، صحت کو لے کر نئی پالیسی تیار کی گئی اور صرف ایسا نہ ہیں کہ پالیسی بنائی ہے، تو پالیسی تیار کی جا رہی ہے۔

۔ م نے یورپا کو لے کر پالیسی تبدیل کی، تو ملک میں یورپا کے نئے کارخانوں کے بغیر 18 سے 20 لاکھ ٹن یورپا کی پیداوارمیں اضافہ۔ وگیا۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں نئی پالیسی وزیرگار کے ایک کروڑمواقع پیدا کرے گی۔ و ابازی کے شعبے کی پالیسی میں جو تبدیلی کی گئی ہے، اس سے۔ وائی چپل والوں کو بھی۔ وائی اڑان کی سہولت ملے گی۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے کا انٹیگریشن آمدورفت کے مختلف انتظامات پر بارکم کرے گا۔

گزشتہ تین برسوں میں 21سیکٹروں کے سلسلے میں7اصلاحات کی گئی ہیں۔ دفاعی شعبے، تعمیری شعبے، مالیاتی خدمات، فوڈ پروسیسنگ جیسے کتنے۔ ی شعبوں میں بڑی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اسی کا نتیجہ آپ کو معیشت سے منسلک مختلف پیرامیٹرس میں نظر آ رہا ہے۔

کاروبار میں آسانی کی ریننگ میں۔ ندوستان صرف تین برسوں میں 142سے 100 وین مقام پر پہنچ گیا ہے۔۔ ندوستان کا زرمبادلہ کا ریزرو تقریباً 30۔ زار کروڑ ڈالر سے بڑھ کر 490کروڑ ڈالر سے زیادہ۔ و گیا ہے۔ عالمی مسابقتی عدد اشاریہ میں۔ ندوستان کی ریننگ **میریٹ** کی بہتری آئی ہے۔ عالمی اختراعی عدد اشاریہ میں بھارت کی ریننگ 21 درجہ بلند ہوئی ہے۔ لاجسٹکس پرفارمنس انڈیکس**چلیں**، بہتری آئی ہے۔ اگر مجموعی ایف ڈی آئی کی بات کریں، تو گزشتہ تین برسوں میں ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں تقریباً 70 فیصد کا اضافہ۔ واکہ۔

بھائیوں اور بہنوں میں، فکی، تعمیراتی شعبے سے وابستہ ارکان بہت زیادہ ہیں۔ آپ کو معلوم۔ وگا کہ تعمیراتی شعبے میں اب تک کی مجموعی غیر ملکی سرمایہ کاری کا 75 فیصد حصہ گزشتہ تین برسوں میں حاصل۔ واکہ۔

اسی طرح ایئر ٹرانسپورٹ سیکٹر۔ و، کانکنی کا شعبہ۔ و، کمپیوٹر سافٹ ویئر اور۔ ارڈ ویئر۔ و، برقی آلات۔ وں سبھی میں اب تک۔ وئی سرمایہ کاری نصف سے زیادہ سرمایہ کاری گزشتہ تین برسوں میں۔ وئی ہے۔

معیشت کی مضبوطی کے کچھ اور اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ دو تین دن پہلے آئے یہ اعداد و شمار آپ کو معلوم ہوں گے، لیکن ان کی طرف آپ کی توجہ پھر سے دلانا چاہتا ہوں۔

ساتھیو، گھریلو بازار میں پیسنجر ویکل کی فروخت کی شرح نومبر میں**4**فیصد سے زیادہ رہی ہے۔ کمربشیل ویکل کی فروخت، جو کہ ملک میں اکیونومک ایکٹیوٹی کو ظاہر کرتی ہے، اس میں 50 فیصد سے زیادہ کا اضافہ۔ واکہ تھری ویکل کی فروخت، جسے روزگار کا بھی ایک اشاریہ مانا جاسکتا ہے، اس میں نومبر کے۔ مینے میں، تقریباً 80 فیصد کا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ تو ویکلر، جس کی فروخت گاؤں اور متوسط طبقے کی آمدنی میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے، اس میں 23 فیصد سے زیادہ کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔

ساتھیو! آپ کو معلوم ہے کہ اتنی بڑی سطح پر تبدیلی اسی وقت آتی ہے جب معیشت پر عام آدمی کا بھروسہ۔ وتا ہے۔ یہ سدھار اس بات کا ثبوت ہے کہ زمینی سطح پر جاکر حکومت بڑے انتظامی، مالی اور قانونی قدم اٹھا رہی ہے۔ یہ سدھار اس بات کا بھی ثبوت ہیں کہ سرکار کی سماجی اصلاحات، اقتصادی اصلاحات بھی اپنے آپ لا رہے ہیں اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں ایک بڑا رول ادا کر رہے ہیں۔

جیسے میں اگر آوآس یوجنا کی بات کروں تو سرکار اس مقصد کے لئے کام کر رہی ہے کہ 2022 ملک کے غریب کے پاس اپنا گھر۔ و۔ اس کے لئے گاؤں میں، شہروں میں لاکھوں گھروں کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ ان گھروں کو بنانے کے لئے افراد قوت تو مقامی سطح پر ہی حاصل کی جا رہی ہے۔ گھروں کی تعمیر میں جو سامان لگ رہا ہے، وہ بھی مقامی بازار سے۔ ی آرہا ہے۔ اسی طرح ملک میں گیس پائپ لائن بچھانے کا جو کام۔ ورا ہے اس سے کئی شہروں میں، سٹی گیس ڈسٹری بیوشن سسٹم کو فروغ حاصل۔ ورا ہے۔ جن شہروں میں سی این جی بہت ہی کم ہے، وہ ان پر روزگار کے معاملے میں ایک نیا ماحولیاتی نظام بن رہا ہے۔

بھائیوں اور بہنوں،۔ م ملک کی سبھی ضرورتوں کو سمجھتے۔ وئے کام کریں گے۔ تب ہی لوگوں کی امیدوں اور خواہشات کی تکمیل۔ وگی۔ فکی سے وابستہ ممبر کمپنیوں کو اس بارے میں بھی غور کرنا چاہیے کہ کیسے۔ م ان چیزوں کی ملک میں پیداوار کریں جنہیں مارا ملک باہر سے منگوانے کے لئے مجبور ہے۔ کتنے۔ ی شعبوں میں۔ م سے۔ ی خام مال لیکر،۔ م کو۔ ی واپس بیچا جاتا ہے۔ اس صورتحال سے۔ میں اپنے ملک کو باہر نکالنا ہے۔ آرٹی فیشل انٹلی جنس، سولر پاور سیکٹر، پلٹھ کیٹر ان سبھی کو فکی کے تجربے کا فائدہ مل سکتا ہے۔ کیا آپ کی تنظیم ملک کے ایم ایس ایم ای شعبے کے لئے تھنک ٹینک کے طور پر کام کرسکتی ہے؟

بھائیو اور بہنوں کرنے کے لئے بہت کچھ ہے بس۔ میں غد کرنا ہے اور اسے ثابت کرنا ہے۔ جب مارے پختہ ارادے ثابت۔ و جائیں گے تو ملک درست۔ و جائے گا۔ انہیں اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ جیسے کرکٹ میں کچھ بلے باز 90 پر آکر 99ننانے کے انتظار میں آسکتے۔ کھیلنے لگتے ہیں، وں سے۔ ی فکی نہ کرے۔ اٹھنے سیدھے ایک چھکا ایک چوکا اور سینکڑا پار کریں۔

میں ایک بار پھر فکی کو اس کے ارکان کو نیک خواہشات کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ آپ سبھی کا بہت بہت شکریہ۔

-----

م ن ج ح ا ش ت ا گ ن ا ن ع ر ا ک ا

U- 6256

(Release ID: 1512541) Visitor Counter : 4

